Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۹ | روزنامہ الفضل ربوہ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بروز جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۳ شوال ۱۳۹۳ھ ۹ نبوت ۱۳۵۲ھش ۹ نومبر ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۵۴

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۸ ماہ نبوت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:

"طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے لیکن ابھی پوری طرح بحال نہیں ہوئی۔"

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ - ۸ نبوت - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو بہنیں اور بھائی مجھے دعا کے لئے خطوط لکھتے ہیں میں ان سب کے لئے التزام کے ساتھ دعا کرتی ہوں۔ آپ سب بہنیں اور بھائی بھی میرے لئے باقاعدگی کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

اجتماع انصار اللہ کا افتتاح

انصار اللہ کا اٹھارہواں سالانہ اجتماع ۹، ۱۰، ۱۱ نبوت ۱۳۵۲ھش مطابق ۹، ۱۰، ۱۱ نومبر ۱۹۷۳ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اجتماع کا افتتاح ۹ نبوت (نومبر) بوقت ۳½ بجے بعد دوپہر دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے لان میں فرمائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اجتماع کی برکات سے مستفیض ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پاک ہونے کا بہترین طریق یہی ہے کہ انسان کسی قسم کا تکبّر اور فخر نہ کرے

اپنے آپکو لاشئے محض سمجھو اور انکسار اور عجز کیساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کے طالب رہو!

"پاک ہونے کا عمدہ طریق یہ ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر کوئی اور طریق مل سکے کہ انسان کسی قسم کا تکبّر اور فخر نہ کرے نہ علمی، نہ خاندانی، نہ مالی۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو آنکھ عطا کرتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے ہی آتی ہے اور انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔ آنکھ بھی دیکھ نہیں سکتی جب تک سورج کی روشنی جو آسمان سے آتی ہے نہ آئے۔ اسی طرح باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظلمت کو دور کرتی ہے اور اس کی بجائے تقویٰ اور طہارت کا نور پیدا کرتی ہے آسمان ہی سے آتی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ، ایمان، عبادت، طہارت سب کچھ آسمان سے آتا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ وہ چاہے تو اس کو قائم رکھے اور چاہے تو دور کر دے۔

پس سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشئے محض سمجھے اور آستانہ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے اور اس نورِ معرفت کو مانگے جو جذباتِ نفس کو جلا دیتا ہے اور اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لئے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔ پھر اگر اس کے فضل سے اس کو حصہ مل جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط اور شرح صدر حاصل ہو جاوے تو اس پر تکبّر اور ناز نہ کرے بلکہ اس کی فروتنی اور انکسار میں اور بھی ترقی ہو۔ کیونکہ جس قدر وہ اپنے آپکو لاشئے سمجھے گا اسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالیٰ سے اتریں گے جو اس کو روشنی اور قوت پہنچائیں گے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۷۶، ۲۷۷)

انصار اللہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے سالانہ اجتماع میں تشریف لائیں!

جواں ہمت انصار سائیکلوں پر آنے کی کوشش کریں!

(از محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ):-

انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع اب بہت قریب آگیا ہے۔ یہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۹، ۱۰، ۱۱ نبوت (۹، ۱۰، ۱۱ نومبر) کو منعقد ہوگا۔ تمام اراکین انصار اللہ سے میری درخواست ہے کہ وہ اپنے اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونے کی کوشش فرمائیں۔ اس اجتماع میں تمام مجالس کی نمائندگی ہونی چاہیئے کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ:-

"مغربی پاکستان میں اس وقت تک آٹھ سو سے زیادہ مجالس قائم ہیں۔ ہر ضلع کی ہر مجلس کا کم از کم ایک نمائندہ ضرور آنا چاہیئے۔"

میں یہ بھی تحریک کرتا ہوں کہ جواں ہمت انصار سائیکلوں پر سوار ہو کر اپنے اجتماع میں شمولیت فرمائیں۔ کیونکہ سائیکلوں سے متعلق حضور کی تحریک صرف خدام کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ ایک جماعتی تحریک ہے جس میں انصار اللہ کو بھی حتی الوسع ضرور حصہ لینا چاہیئے۔

(خاکسار مرزا مبارک احمد صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

پبلشر:- مسعود احمد- پرنٹر:- سید عبدالحی- مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ- مقام اشاعت:- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ ماہ ہجرت ۱۳۵۲ھش

دین کو دُنیا پر مقدم رکھنے کا بنیادی تقاضا

ہم نے احمدی ہونے کی حیثیت میں اللہ تعالیٰ سے ایک عہد کیا ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم دین کو دُنیا پر مقدم رکھیں گے۔ یہ ایسا عہد نہیں ہے کہ جسے موقع پیدا ہونے پر پورا کیا جاتا ہے بلکہ یہ عہد اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایسا ہے کہ اسے زندگی میں ہر ہر قدم پر پورا کرنا ضروری ہے۔ اپنی روزمرہ زندگی میں جو کام بھی ہم کرتے ہیں اس کی انجام دہی میں اپنے اس عہد کی رُو سے پہلا سوال ہمارے ذہن میں یہی اُبھرنا چاہیئے کہ آیا ہم اس کام کو محض دنیوی مفاد کی خاطر انجام دے رہے ہیں یا دینی فائدہ ہمارے مدنظر ہے۔ اگر دنیوی مفاد ہی مدنظر ہے تو ہمیں سمجھ لینا چاہیئے کہ ہم اپنے عہد کے خلاف عمل کر رہے ہیں۔ برخلاف اس کے اگر بظاہر دنیوی کام میں بھی دینی فائدہ ہی مدنظر ہے تو پھر یہ اس بات کی علامت ہے کہ ہم بحمد اللہ تعالیٰ اپنے عہد پر قائم ہیں۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ ایک ایسا ہمہ گیر عہد ہے جو ہماری پوری زندگی حتیٰ کہ ہر حرکت و سکون پر حاوی ہے اور ہمہ وقت جاری رہنے والے محاسبہ پر دلالت کرتا ہے۔ قدم قدم پر خود اپنا محاسبہ کئے بغیر ہم اس عہد پر پورا اُترنے میں کامیاب ہو ہی نہیں سکتے۔

اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو یہ عہد فی الاصل خدا اور رسولؐ اور خلفاء کی کامل اطاعت پر دلالت کرتا ہے اور اس عزم کا آئینہ دار ہے کہ ہم کوئی قدم بھی ایسا نہیں اُٹھائیں گے جو خدا اور رسولؐ اور اُس کے نائبین کی مرضی کے خلاف ہو۔ اطاعت کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کئے بغیر یہ عہد پورا ہو ہی نہیں سکتا۔ جب بھی ہم اپنی مرضی پر چلنے کی کوشش کریں گے تو ہم دنیا کو دین پر مقدم رکھنے والے قرار پائیں گے۔ یہ عہد محض نمازیں پڑھنے اور دیگر عبادات بجالانے سے پورا نہیں ہو سکتا اور نہ محض خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کا ایک حصہ پیش کرنے سے ہم اس عہد کو پورا کرنے والے قرار پا سکتے ہیں۔ یہ عہد تو ہر حرکت و سکون میں خدا کو مقدم رکھنے سے پورا ہو سکتا ہے یعنی اس کو کماحقہٗ پورا کرنے کا انحصار اس پر ہے کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے عمل سے اس امر کا ثبوت مہیا کر سکے کہ اس کی نمازیں، اس کی جانی و مالی قربانیاں اور اس کی زندگی اور موت سب اللہ ہی کے لئے ہے کسی حرکت یا سکون میں سرے سے کوئی ذاتی غرض ہے ہی نہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اطاعت پر جو نام ہے اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دینے کا بہت زور دیا ہے چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ کے بندے جو دین کو دُنیا پر مقدم کر لیتے ہیں اُن کے ساتھ وہ رأفت اور محبت کرتا ہے چنانچہ خود فرماتا ہے وَاللّٰہُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے اللہ تعالیٰ ہی کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا، اپنے مال کو اُس کی راہ میں صرف کرنا اسے وہ اُس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں۔ ایک حقیقی مومن اور صادق مسلمان کا یہ کام نہیں ہے۔ سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ اس للّٰہی وقف کی طرف ایماء کر کے فرماتا ہے مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اس جگہ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ کے معنی یہی ہیں کہ نیستی اور تذلل کا لباس پہن کر آستانۂ الوہیت پر گرے اور اپنی جان، مال، آبرو غرض جو کچھ اس کے پاس ہے اسے خدا ہی کے لئے وقف کرے اور دنیا اور اس کی ساری چیزیں دین کی خادم بنا دے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ [illegible])

پس دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد ہنسی کھیل نہیں ہے۔ کوئی ایک نیک عمل بجا لا کر یا صرف ایک ہی نوع کے نیک اعمال بجا لا کر اور باقی سے پہلو تہی اختیار کر کے کوئی شخص بھی دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا قرار نہیں پا سکتا۔ اس کے لئے اور رسولؐ اور امام وقت کی ایسی اطاعت ضروری ہے جس طرح بکرا چھری کے آگے اپنی گردن رکھ دیتا اور جان قربان کر دیتا ہے۔ کامل اطاعت کے بغیر کوئی شخص بھی اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو خدا کی راہ میں وقف کرنے کی توفیق نہیں پا سکتا اور وہ عند اللہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا شمار نہیں ہو سکتا۔ شمار وہی ہو گا جس اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر کے اپنی ساری طاقتوں، قوتوں اور استعدادوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دکھائے گا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کی رُو سے ہم اطاعت کا ایسا ہی اعلیٰ نمونہ پیش کرنے اور اس کے زیر اثر اپنی تمام قوتوں اور استعدادوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دینے کے پابند ہیں اسی میں ہماری کامیابی اور غلبۂ اسلام کا راز مضمر ہے۔

ابھی کام بہت ہے

سُستی نہ دکھاؤ کہ ابھی کام بہت ہے
دل سب کے بڑھاؤ کہ ابھی کام بہت ہے

تپتے ہوئے صحرا تمہیں دیتے ہیں صدائیں
دامن نہ بچاؤ کہ ابھی کام بہت ہے

وُہ مے جو تمہیں مہدئ موعودؑ نے بخشی
ہر اک کو پلاؤ کہ ابھی کام بہت ہے

بیدار ہیں جو اُن کو کرو اَور بھی ہشیار
سوتوں کو جگاؤ کہ ابھی کام بہت ہے

بے چینی کی جس آگ میں دُنیا ہے سُلگتی
وُہ آگ بجھاؤ کہ ابھی کام بہت ہے

مردوں کی طرح آگے بڑھو راہِ خدا میں
میدان میں آؤ کہ ابھی کام بہت ہے

جو عہد کیا مہدئ موعودؑ سے تم نے
خوب اس کو نبھاؤ کہ ابھی کام بہت ہے

جو جنس گراں مایہ ہے دامن میں تمہارے
ہر اک کو دکھاؤ کہ ابھی کام بہت ہے

قطروں سے نہیں کام نکلنے کا تم ان کو
سیلاب بناؤ کہ ابھی کام بہت ہے

پڑنے نہ دو دامن پہ کوئی پھوٹ کا چھینٹا
رُوٹھوں کو مناؤ کہ ابھی کام بہت ہے

قربانی و ایثار کے یہ دن ہیں عزیزو!
ایسے نہ گنواؤ کہ ابھی کام بہت ہے

مُردہ ہیں جو یُوں زندہ نہیں ہونگے ہرگز
اک حشر اُٹھاؤ کہ ابھی کام بہت ہے

تبلیغ کی جو آگ ہے سینوں میں تمہارے
ہر دل میں لگاؤ کہ ابھی کام بہت ہے

تسنیم کا یہ نغمۂ جاں بخش و دل افروز
گاتے چلے جاؤ کہ ابھی کام بہت ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حلال وحرام

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔
يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ۔
میرا رسول اپنے ماننے والوں پر سب پاک چیزیں حلال کرتا ہے اور سب بری باتیں اُن پر حرام کرتا ہے۔

حلال وحرام کے لغوی اور اصطلاحی معنے

حلّ کے اصل معنے گرہ کھولنے یا بوجھ اتارنے کے ہیں۔ حلّ عقدۃ سے حلال کے معنے لئے گئے ہیں گویا وہ چیز اس کے لئے کھول دی گئی اور آزاد کر دی گئی اور یہ حرام کی ضد ہے۔

اصطلاح شریعت میں "حلال" وہ ہے جس کی اجازت شریعت نے دی ہے یا جس سے روکا نہیں۔

حرام کے معنے روکنے یا منع کرنے کے ہوتے ہیں اور یہ حلال کی ضد ہے حرمۃ الشئی کے معنے ہوتے ہیں منعہ یا اس کو روک دیا اور اصطلاحِ شریعت میں حرام وہ ہے جس سے شریعت نے روکا ہو اور اس کی اجازت نہ دی ہو۔

حلال وحرام کی اہمیت

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے
تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا (آل عمران)
یعنی اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں ان کے قریب بھی نہ جاؤ
تا کہ غلطی سے تمہارا قدم اللہ تعالیٰ کے محارم میں نہ جا پڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار صحابہؓ کو اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"دیکھو حلال اور حرام ظاہر ہیں لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جنہیں لوگ نہیں جانتے۔ پس جو شخص ان مشتبہ امور سے بچ جاتا ہے اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا اور بڑی احتیاط سے کام لیا لیکن جو شخص ان مشتبہ امور میں جا پڑا وہ اسی چرواہے کی مانند ہے جو کسی رکھ کے آس پاس ریوڑ چرا رہا ہے اور قریب ہے کہ اس کا ریوڑ رکھ کے اندر چلا جائے۔ پھر فرمایا
اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا اِنَّ حِمَى اللّٰهِ فِي اَرْضِهِ مَحَارِمُهُ
یعنی کان کھول کر سن لو کہ ہر بادشاہ کی رکھ ہوتی ہے اور اللہ کی زمین میں اس کی رکھ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں" (بخاری کتاب الایمان)

پس محارم اللہ تعالیٰ کی رکھ ہوتے ہیں اور اگر کوئی انسان ان کے قریب جائے تو اس بات کا خطرہ ہوتا ہے کہ اس کا قدم ڈگمگا جائے اور وہ ناجائز امور کا مرتکب ہو کر خدا کی ناراضگی کا مورد بن جائے۔ پس اصل تقویٰ یہی ہے کہ انسان حلال وطیب کا استعمال کرتے ہوئے حرام کی حدود کے قریب ہی نہ جائے تا کہ شیطان کے اثر کے نیچے اس کے قدم ڈگمگا نہ سکیں۔ پھر حلال وحرام شریعت اسلامیہ کا ایک ضروری حصہ ہیں۔ اگرچہ پہلی شریعتوں میں حلال وحرام کے احکام بیان ہیں۔ لیکن وہ اجمالی رنگ میں بیان کی ہیں مگر اسلامی شریعت جو تمام شرائع سے اعلیٰ و ارفع اکمل و اتم اور عالمگیر بھی ہے حلال وحرام سے متعلق مفصل احکامات بیان کرتی ہے اور پھر ان کی حکمت بھی بتاتی ہے چنانچہ جہاں قرآن کریم نے حرام اشیاء کو چھوڑ کر حلال و طیب غذا کے استعمال کا حکم دیا تو ساتھ حکمت بھی بیان فرمائی۔ کہ
يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا۔ یعنی خدا تعالیٰ نے تمہیں طیب اشیاء کے استعمال کا اس لئے حکم دیا ہے تا تم اعمال صالحہ بجا لا سکو

یہ ایک حقیقت ہے کہ غذا کا اثر اخلاق و روح پر پڑتا ہے۔ حلال اور طیب کے استعمال سے اعمال صالحہ کی توفیق ملتی اور حرام کے ترک سے محبت الٰہی پیدا ہوتی ہے ایک صحابی سعد بن ابی وقاص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں کس طرح مستجاب الدعوات ہوں فرمایا:۔ اَطِبْ مَطْعَمَكَ تَكُنْ مستجاب الدعوات کہ طیب اور ستھرا کھانا کھاؤ تو تم مستجاب الدعوات بن جاؤ گے۔ پس روحانی اخلاق اور اقدار کی بنیاد جسمانی اور ظاہری غذا پر ہے کیونکہ انسانی اعمال اس کی ذہنی حالت کے تابع ہوتے ہیں اور ذہنی حالت غذا سے متأثر ہوتی ہے۔

اسلامی حلت وحرمت کا اصل الاصول

اسلام نے اپنے جملہ احکام حلت و حرمت، اخلاقیات و مذہبیات، ارضیات و معاملات اور معاشیات کا سرچشمہ اور اصل الاصول یہ قرار دیا ہے۔
قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ يَهْدِي بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّورِ بِاِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (سورۃ مائدہ)

گویا اسلام نے انسانی زندگی کے ہر دائرہ عمل میں روح کی زندگی اور اس کی پاکیزگی اور اس کا خدا سے تعلق انسانی پیدائش کا مقصد قرار دیا ہے۔

پس اسلام کے جملہ احکام ومنہیات اسی نقطہ مرکزی کے گرد گھومتے ہیں اسی لئے اسلام حلال وطیب کا حکم دیتا ہے تا کہ انسان روحانی مدارج حاصل کر سکے۔ اور جہالت وگمراہی اور گناہ و ضلالت کی تاریکیوں سے نکل کر صداقت و ہدایت کی روشنی حاصل کرے اور خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کے راستوں پر قدم مارے۔

پس جو چیز ان اصول کے خلاف ہو گی وہ حرام ہے۔

اشیاء کی اصل حلال ہے یا حرام

اشیاء کی اصل حلال ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔
قُلْ لَا اَجِدُ فِيمَا اُوحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ (اعراف)
یعنی اے رسول تو اعلان کر دے کہ جو کچھ میری طرف نازل کیا گیا ہے میں تو اس میں اس شخص پر جو کسی چیز کو کھانا چاہے سوائے مردہ یا خون یا سور کے گوشت کے، کوئی چیز حرام نہیں پاتا یا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ یعنی ماسوا ان اشیاء کے جن کا کھانا صحت و روحانیت دونوں لحاظ سے مضر ہے باقی تمام اشیاء حلال ہیں گویا اشیاء کی اصل حلال ہے کیونکہ یہ اشیاء بھی صرف مضطر کے لئے حلال ہیں لیکن وقتی طور پر اور خاص حد تک چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خرگوش کے حلال ہونے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا
"اصل اشیاء میں حلت ہے حرمت جب تک نص قطعی سے ثابت نہ ہو تب تک نہیں ہوتی" (ملفوظات)

نیز فرمایا:۔
"جو چیز بری ہے وہ حرام ہے اور جو چیز پاک ہے وہ حلال خدا تعالیٰ کسی پاک چیز کو حرام قرار نہیں دیتا بلکہ تمام پاک چیزوں کو حلال فرماتا ہے ہاں جب پاک چیزوں کو ہی برے اور گندے چیزیں ملا دی جاتی ہیں تو وہ حرام ہو جاتی ہیں۔ رسم شادی وغیرہ کے ساتھ تشہیر کرنا جائز رکھا گیا ہے لیکن اس میں جب ناچ وغیرہ شامل ہو گیا تو وہ منع ہو گیا اور اگر اسی طرح کیا جائے جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کوئی حرام نہیں" (ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد نہم)

حلت وحرمت کے چار بنیادی اصول

اسلام سے قبل دو بڑے طبقے تھے اہل کتب اور غیر اہل کتاب
اہل کتاب کے موالید ثلاثہ (یعنی نباتات جمادات، حیوانات) کے بارہ میں حلت و حرمت کے اصول الٰہی احکامات پر مبنی تھے اور غیر اہل کتاب کے اصول دستور و رواج اور خواہشات نفسانی پر مبنی ہوتے تھے اسلام نے موالید ثلاثہ میں سے ہر ایک چیز کی حلت وحرمت کے بارہ میں کچھ قانون وضع فرمائے کہ وہ غذائیں ۱۔ صحت کو تباہ کرنے والی نہ ہوں
۲۔ روحانیت کے لئے مضر نہ ہوں۔ جیسے فرمایا فَاِنَّهٗ رِجْسٌ کہ ان چیزوں کا استعمال رجس ہے گویا وہ بدن اور روح کو ناپاک کرنے کا ذریعہ ہیں اور یہ مخرب صحت و روح ہیں۔
۳۔ مضر اخلاق نہ ہوں۔ یہ شہوات کو بھڑکانے والی نہ ہوں۔ جیسے فرمایا اَوْ فِسْقًا کہ وہ بداخلاقی اور شہوانی خیالات پیدا کرنے والی نہ ہوں۔ اسی طرح "وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ" کہ تعلیم توحید کے خلاف نہ ہوں۔ پس اسلام نے ان اصولوں کے تحت اہل کتاب کی وہ چیزیں جو حلال تھیں وہ اس معیار کے مطابق تھیں ان کی حلت کو قائم رکھا اور جو اس معیار کے خلاف اور ان میں رواج پا گئی تھیں ان کو ناجائز اور حرام قرار دیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حرام اشیاء اور ان کی حرمت میں حکمت

قرآن کریم نے بنیادی طور پر چار اشیاء کو حرام قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:-

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ (البقرہ)

پس یہ چار اشیاء بنیادی طور پر ہیں۔ باقی ان کے ضمن میں ہیں۔ یعنی تم پر مردار۔ خون۔ سؤر کا گوشت اور جس پر غیر اللہ کا نام لیا جائے۔ حرام کی گئی ہے۔

(۱) اَلْمَيْتَةُ

یعنی مردار۔ المیتہ حیوانات میں سے وہ ہے جس کی روح بغیر ذبح کے نکلے اور ذبح کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ خون جس میں زہریلے مادے ہوتے ہیں۔ نکالا جائے۔ یا وہ جانور جو گلا گھونٹنے سے مرا ہو۔ یا چوٹ لگنے سے یا گرنے سے یا سینگ لگنے سے یہ سب مَيْتَة یعنی مردار ہونے کی صورتیں ہیں۔ میتۃ کے حلال ہونے کی شرط اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ میں بتائی کہ جس کا خون نکال دیا جائے۔ وہ حلال ہے۔

حکمت اس میں یہ ہے کہ مردار خور قومیں ہمیشہ ذلیل اور حقیر ذہنیت کی مالک ہوتی ہیں اور کبھی دنیا میں ترقی نہیں کر سکتیں۔ دوسرے ان سب بیان کردہ حالتوں میں جانور کے جسم سے چونکہ خون نہیں نکلتا اور اچانک صدمہ سے زہریلے مادے سارے جسم میں پھیل جاتے ہیں پس جسمانی صحت کے اعتبار سے بھی مردار کا گوشت انتہائی نقصان دہ ہے۔

(۲) اَلدَّمُ

دوسری جگہ اس کی توضیح فرما دی۔ کہ دَمًا مَّسْفُوْحًا یعنی بہنے والا خون۔ لیکن طبعی طور پر جما ہوا خون مثلاً۔ تلی۔ کلیجی وغیرہ جائز ہے۔

خون کی ممانعت میں یہ حکمت ہے کہ اس میں کسی چیز کی موت کے بعد خطرناک جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں اور صحت کے لئے بے حد مضر ہیں نیز فساد اخلاق۔ ظلم و فساد کی طرف میلان۔ سوداویت اور شہوت میں انگیخت پیدا ہوتی ہے۔

(۳) لَحْمُ الْخِنْزِيرِ

سؤر کا گوشت۔ عیسائی بڑے شوق سے سؤر کا گوشت کھاتے ہیں۔ اگرچہ ان کی کتابوں میں اور یہودیوں کی کتابوں میں اسے ناپاک لکھا گیا ہے اسلام نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ کیونکہ خنزیر کے گوشت کا انسان کے جسم اور اخلاق پر بڑا گہرا اثر پڑتا ہے۔ جسم پر اس طرح کہ اس کے گندگی اور کیچڑ میں رہنے اور گندی ذہنیت ہونے کے سبب کئی قسم کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک مہلک بیماری Trichinosis پیدا ہو جاتی ہے جس کا کوئی علاج نہیں۔ اخلاقی لحاظ سے انسان میں دیوثی بڑھ جاتی ہے۔ حیا کا مادہ کم ہو جاتا ہے اور شجاعت کا وصف جاتا رہتا ہے اور غیر اخلاقی حرکات سرزد ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اب اس کے حرام ہونے کی وجہ ظاہر ہے کہ قانون قدرت یہی چاہتا ہے کہ ایسے پلید اور گندے جانور کا گوشت بدن اور روح پر پلید ہی ہو کیونکہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ غذاؤں کا اثر بھی انسانی روح پر ضرور ہوتا ہے پس اس میں کیا شک ہے کہ ایسے بد کا اثر بھی بد ہی پڑے گا جیسا کہ یونانی طبیبوں نے اسلام سے پہلے بھی یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس جانور کا گوشت بالخاصیت حیا کی قوت کو کم کرتا اور دیوثی کو بڑھاتا ہے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی)

(۴) اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ

یعنی جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام بلند کیا گیا ہو۔ جیسے آج کل بزرگوں اور پیروں کے نام پر کھانے پکائے اور تقسیم کئے جاتے ہیں اس سے شرک (جسے ظلم عظیم قرار دیا گیا ہے) پیدا ہوتا ہے اور کئی دینی نقصانات جیسے دل کا ناپاک ہونا۔ مشرکوں سے ہم رنگ ہونا اور توحید باری سے محبت نہ رہنا واقع ہو جاتے ہیں۔ خرابی عقیدہ اور روحانیت سے بے بہرگی پیدا ہو جاتی ہے۔

شراب کی حرمت

اس کے علاوہ شراب کو بھی اسلام نے حرام قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:-

إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ" (مائدہ)

یعنی شراب رجس ہے اور رجس اسی پلیدی یا ناپاکی کو کہتے ہیں جسے انسانی طبیعت پلید قرار دے۔ حدیث شریف میں آیا ہے شَارِبُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ الْوَثَنِ۔ کہ شراب پینے والا بتوں کی عبادت کرنے والے کی طرح ہے۔ گویا مسلمانوں کے لئے شراب نوشی سے بچنا ایسا ہی ضروری ہے جیسا بت پرستی سے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ آیت کے نزول کے بعد شراب کی حرمت کی عام منادی کرا دی گئی۔ اور اسی وقت مدینہ کی گلیوں میں تمام کی تمام شراب بہا دی گئی۔ (باقی آئندہ)

میر خلیل الرحمٰن صاحب کا ذکرِ خیر

مکرم مولوی اقبال احمد نجم بی اے شاہد مربی سلسلہ مقیم علی پور

آپ تقریباً ۱۸۹۱ء میں سیوہارہ ضلع بجنور میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان اپنے علاقہ میں دین داری اور مذہب سے خاص لگاؤ کی وجہ سے مشہور تھا۔ آپ نے پرانے صوفیاء کے طریق پر قرآن کریم کا بیشتر حصہ حفظ کیا اور مختلف مقدس مقامات پر چلہ کشی کی اور وظائف پڑھے۔ اپنے علاقہ میں پیرجی کے نام سے مشہور تھے۔ اور آپ نے مجھے بتایا کہ ایک دفعہ میں تفسیر حقانی کا مطالعہ کر رہا تھا تو حق و صداقت کی پیاس اور اطمینان قلب حاصل کرنے کے سلسلہ میں دعا کی طرف توجہ ہوئی میں نے دعا کی تو رؤیا میں دیکھا کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور نماز فجر کی تیاری ہو رہی ہے۔ چنانچہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی۔ اور بیداری کے بعد بھی دعائیں جاری رکھیں۔ دوسری رات رؤیا میں دوبارہ ایک اور بزرگ کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی اور تیسری رات ایک اور بزرگ کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی۔ آپ فرماتے تھے کہ میں اس رؤیا کے بعد اور بھی بے چین رہنے لگا اور دعا کی کہ اے باری تعالیٰ روزانہ مختلف بزرگوں کی اقتداء میں نماز ادا کرتا ہوں۔ مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آتی۔ خود ہی رہنمائی فرما اور وہ راستہ سجھا دے جو تجھ تک پہنچنے کے لئے آسان ترین ہے۔ تیری جدائی سہہ نہیں سکتا اور تیرے قرب کا متمنی ہوں۔

چنانچہ فجر کی نماز کے بعد وظائف کو ورد سے فارغ ہو کر دعا کر رہا تھا کہ کشفی حالت میں دیکھا کہ نچلی منزل کے بیرونی دروازہ پر دستک ہوئی ہے۔ میں نے اسی حالت میں اوپر سے جانے کے لئے آواز دی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ہرکارہ تار لے کر سامنے کھڑا ہے کشفی حالت میں میں نے کہا میاں مجھے انگریزی نہیں آتی۔ پڑھ کر بتاؤ کیا لکھا ہے۔ تو ہرکارہ نے بتایا کہ لکھا ہے "Go to Amritsar" "امرتسر پہنچو" کشفی حالت ختم ہوئی تو میں نے پھر دعا شروع کی کہ باری تعالیٰ امرتسر تو سکھوں کا دربار ہے وہاں جا کر کیا میں سکھ ہو جاؤں؟ اور اس کے بعد نوافل کی ادائیگی شروع کی تو سجدہ کی حالت میں یہ تفہیم ہوئی کہ امرت کے معنی ہیں زندگی اور سر چشمہ کو کہتے ہیں۔ امرتسر کے معنی ہیں ایک زندگی کا چشمہ جاری ہے۔ وہاں چلے جاؤ۔ مجھے خود قادیان کا خیال آگیا۔ کیونکہ میری رشتہ کی دو بہنیں حضرت منشی رحیم الدین صاحب صحابی ۳۱۳ کی صاحبزادیاں تھیں قادیان میں بیاہی ہوئی تھیں۔ میں ان دنوں بسلسلہ ملازمت پانی پت ضلع کرنال میں تھا فوراً قادیان کے لئے تیار ہو گیا۔ جب پہنچا تو حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسٹیشن پر ملے۔ وہ مجھے اپنے گھر لے گئے بعد میں میں رشتہ داروں کے گھر آگیا۔ جہاں بیٹھک میں کمرہ پر میری نظر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فوٹوز پر پڑی۔ تو میں نے پہچان لیا۔ رؤیا میں میں نے پہلے روز حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی تھی اور دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تیسرے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے فجر پڑھی تھی۔ مجھے شرح صدر ہو گیا۔ چنانچہ مسجد مبارک میں نماز فجر ادا کرنے کے بعد میں نے بیعت کر لی۔ یہ ۱۹۴۱ء کی بات ہے۔ بیعت کے بعد ابتلاؤں کا دور شروع ہوا۔ آپ کے والد نے آپ کو عاق کر دیا اس کے بعد آپ کی بیوی اپنے میکے چلی گئی اور جاتے ہوئے تمام مال و اسباب اور کثیر تعداد میں زیورات اور روپیہ پیسہ بھی لے گئی۔ لیکن آپ نے اُف تک نہ کی۔ چند سال بعد ہماری خالہ جان مسعودہ بانو صاحبہ بنت حکیم حشمت اللہ خان صاحب ہمشیرہ نعمت اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ سے آپ کا نکاح ہو گیا۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ بڑے حلیم اور مشاورت میں متحمل ہوتے تھے۔ دل کے سخی اور طبیعت کے غنی تھے۔ پارٹیشن کے بعد بھیرہ ضلع سرگودھا میں اور پھر میانی میں مقیم ہوئے۔ بھیرہ میں آپ پٹواری رہے لیکن رشوت وغیرہ سے پرہیز کی وجہ سے آپ کو ملازمت سے سبکدوش کر دیا گیا۔ خالہ جان نے میانی ضلع سرگودھا میں آکر گرلز سکول کی بنیاد رکھی۔ جو اب ہائی سکول تک ترقی کر چکا ہے اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کے بسر اوقات کا انتظام فرما دیا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے اپنے آپ کو کلیۃً سلسلہ کے کام اور دین کی خدمت کے لئے وقف رکھا اور اس سے ۲۶/۲۵ سال کے عرصہ تک آپ خدمت سلسلہ رضاکارانہ طور پر سرانجام دیتے رہے۔ آپ کا نیک لوگوں پر اتنا اثر تھا کہ بعض غیر از جماعت حضرات نے آپ کو تین تین سو روپے کی رقم ہیروں کے سلسلہ میں کئی بار دی۔ جو آپ مرکز بھجواتے رہے۔ بہت ہی دعا گو اور دعائیں کرنے والے متقی اور خادم دین بزرگ تھے۔ جون کے دوسرے ہفتہ آپ گر گئے۔ گرنے سے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ ۱۸ جون بروز جمعہ آپ مولائے حقیقی سے جا ملے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

(۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

(۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان۔ مال سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۳۹۵

میں رحمت اللہ ولد مہر دین صاحب قوم انصاری پیشہ ٹیلر عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن مراڑہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے
ایک مکان کی مالیت ۸۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کا مالک ہوں۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے ۲۵/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: رحمت اللہ ولد مہر دین۔ مراڑہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ چوہدری برکت علی ولد امانت خان صاحب۔ گواہ شد۔ حکیم محمد عبداللہ

مسل نمبر ۲۱۳۹۶

میں یاسمین بنت منیر احمد صاحبہ قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-
زیور طلائی ۳/۴ تولہ مالیت ۳۱۸/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ یاسمین بنت منیر احمد صاحب ۲/۲۷ Q - P.E.C.H.S کراچی ۲۹ گواہ شد منیر احمد۔ گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد

مسل نمبر ۲۱۳۹۷

میں راج بیگم بیوہ فضل دین صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے
حق مہر ۳۲/- روپے
نقد رقم ۱۰۰/- ر

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ راج بیگم بیوہ فضل دین صاحب بذریعہ محمد فاضل صاحب۔ 7-5/51-A طوغی روڈ۔ کوئٹہ۔ گواہ شد خلیفہ عبدالرحمٰن۔ گواہ شد۔ مرزا محمد فاضل صاحب

مسل نمبر ۲۱۳۹۸

میں زکیہ خانم زوجہ مرزا محمد صادق صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۳ ۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے
حق مہر ۱۰۰۰/- روپے کے عوض
مکان مع دو عدد دکانات } مالیت ۱۰۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ زکیہ بیگم زوجہ مرزا محمد صادق صاحب مکان ۲/۴۴-۶ طوغی روڈ۔ کوئٹہ۔ گواہ شد: مرزا محمد صادق صاحب گواہ شد: مرزا محمد فاضل صاحب

مسل نمبر ۲۱۳۹۹

میں خلیفہ جمیل احمد ولد خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب قوم مغل پیشہ تجارت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲۳ ۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۵۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار کا جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔ العبد۔ خلیفہ جمیل احمد ۶/۴ لٹن روڈ۔ کوئٹہ۔ گواہ شد خلیفہ عبدالرحمٰن۔ گواہ شد۔ خلیفہ طاہر احمد

قابلِ فروخت

ایک عدد J.C. کمبائینڈ ہارویسٹر ٹمیہ بہت سے سپیئر پارٹس کے نہایت اچھی حالت میں قابل فروخت ہے خواہشمند حضرات کام صبح ۸ بجے سے شام ۵ بجے تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں دیکھ سکتے ہیں

ہڈیوں کے ڈھانچوں پر گوشت پوست چڑھانیوالی نایاب "ہومیو الفلفا ٹانک" استعمال کیجئے
دوا
یہ ٹانک خالص اجزا سے تیار کیا جاتا ہے جسمانی اور دماغی نشوونما کے اکسیر ہے خوب بھوک لگاتا ہے کھایا پیا جزو بدن بناتا ہے کثرت خون پیدا کرتا ہے۔ دل دماغ، گردہ، مثانہ، جگر، پھیپھڑے، معدہ، اعصاب کو تقویت دیتا ہے۔ تھکاوٹ، ضعف، پریشانی اور گھبراہٹ کو دور کرتا ہے
قیمت ۴/- ڈاک سے ۵/۵۰
شاہ ہومیو پیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار۔ ربوہ

وائٹ

نکلا اگر کبھی آرام نہیں آیا کیونکہ مرض کا سبب باقی ہے
پائیوریا کا سبب اینٹی پائیوریا سے
اور
کیریز کی وجہ اینٹی کیریز سے
دور ہو جاتی ہے
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) لاہور کراچی
ہیڈ آفس ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ۔ فون ۶۰۶

لعوالشافی
بے بی ٹانک
BABYTONIC

جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان بےبی ٹانک (BABYTONIC) کے متعلق لکھتے ہیں :-
"حیرت انگیز اثر کی۔ دونوں بچوں نے پہلے روز سے مٹی کھانا ترک کردیا۔ چھوٹا بچہ پکی ہوئی سیمنٹ کے ٹکڑے پتھر کے کوئلے کھاتا تھا۔ مٹی سے کھیلنا اور سر پر ڈالنا بھی چھوڑ چکے ہیں۔" (قیمت فی شیشی ۲/- ڈاک خرچ ۱/۵۰)
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ فون نمبر ۶۰۶/۱۱

حیوانات کا زہرباد

جناب غلام صادق صاحب گورنمنٹ پنشنر محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ لکھتے ہیں :-
"میں نے ایک پیکٹ "تریاق زہرباد" اپنی بھینس کو کھلایا۔ اگلے روز صبح سویرے ہی خدا کے فضل و کرم سے زہرباد کی تکلیف رفع ہوگئی۔ احتیاطاً مزید ایک پیکٹ دیدیا گیا۔ اب خدا کے فضل سے بالکل تندرست ہے۔"
فی پیکٹ ۱/- فی درجن ۸/- تین درجن پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔
گل گھوٹو۔ منہ کھر۔ اپھارہ۔ کنڈر اور دیگر امراض کے علاج کے متعلق لٹریچر مفت طلب کریں۔
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ۔ فون نمبر ۶۰۶/۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ کے چاروں طرف ۲۰-۲۰ میل تک کے سیلاب زدہ علاقہ کا طبی سروے

لوگوں میں بخار، پیچش اور جانوروں میں گل گھوٹو کی وباء کثرت سے پھیلی ہوئی ہے لیکن طبی سہولتیں میسر نہیں

ربوہ کے ۸۸ خدام نے سائیکلوں پر ۳۳۲۰ میل کا سفر کر کے ۱۰۲ دیہات میں جا کر خود حالات معلوم کئے

پاکستان کے حالیہ سیلاب میں ملک کی مجالس خدام الاحمدیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق منظم رنگ میں خدمت خلق کا قابل رشک نمونہ دکھایا ہے اور خدمت کا یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو انشاء اللہ جب تک خدمت کی ضرورت ہوگی یہ سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔

چنانچہ سیلاب زدگان کی خدمت کے سلسلہ میں تعمیر مکانات لباس اور بستر کے انتظامات طبی امداد جہاں تک ممکن ہے ابھی کی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ کی کڑی کے طور پر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ہدایت کے تحت مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے یہ پروگرام بنایا کہ ربوہ کے ارد گرد چاروں طرف ۲۰-۲۰ میل تک کے علاقہ میں پھیلے ہوئے دیہات میں سیلاب زدگان کی اس وقت کی مشکلات کا جائزہ لیا جائے تا ان کی جو ممکن خدمت ہے بجا لائی جائے۔

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب اقبال مہتمم مقامی کی نگرانی میں اس سروے کا انتظام کیا گیا۔ انہوں نے اپنی مجلس عاملہ کے مشورہ کے بعد ۱۱ اکتوبر تک خدام کے وفود کی تشکیل کی اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ ربوہ کے ارد گرد کے علاقہ کو ۱۱ حلقوں میں تقسیم کیا جائے اور سائیکل سوار خدام کے دو دو کے گروپ بنائے جائیں۔ تجویز کے مطابق ایسے ۴۷ وفود ۸۸ خدام پر مشتمل تیار کر دئے گئے۔

مکرم مبارک احمد صاحب [illegible] نائب مہتمم مقامی اور رانا عبدالغفور صاحب بلاک لیڈر نے تمام حلقہ جات کا دورہ کر کے خدام کو تیار کیا۔

۱۱ اکتوبر کو تمام سائیکل سواروں کو شام کے ۴ بجے ایوان محمود میں بلا کر تفصیلی ہدایات دی گئیں اور نقشہ کے ذریعہ ہر وفد کو اس کے علاقہ اور راستوں کی تفصیل سمجھائی گئی۔ اس موقع پر مہتمم صاحب مقامی نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ضروری ہدایات خدام تک پہنچائیں۔

۱۲ اکتوبر کو تمام وفود کو بخار اور پیچش کی ادویہ فراہم کی گئیں تاکہ وہ متاثرین میں تقسیم کر سکیں۔ دعا کے بعد صبح ۷ بجے یہ وفود ایوان محمود سے اپنی اپنی منزل کی طرف روانہ ہوئے۔

اس سفر کے لئے کل ۴۷ وفود تیار کئے گئے جو ۸۸ خدام پر مشتمل تھے۔ ان خدام نے صبح سے لیکر شام تک بڑی محنت اور جانفشانی سے ۳۳۲۰ میل کا سفر طے کر کے ۱۰۲ دیہات میں جا کر ہر گاؤں کے نقصانات کا تفصیلی جائزہ لیا۔

جو چیز نمایاں طور پر سامنے آئی وہ یہ ہے کہ اس تمام علاقہ میں مکانات اور فصلوں کے زبردست نقصان کے ساتھ ساتھ کثرت کے ساتھ وبائی امراض۔ ہیضہ، پیچش پھیل رہی ہیں اور ان مقامات پر لوگوں کو نہ تو طبی سہولتیں میسر ہیں اور نہ ہی انہیں حفظان صحت کے اصولوں کا علم ہے جنہیں بروئے کار لا کر ان امراض پر قابو پا سکیں۔

انسانوں کے علاوہ مویشیوں کی بڑی تعداد بھی گل گھوٹو، منہ کھر اور دیگر مہلک امراض میں مبتلا ہے اور اگر ان امراض کے تدارک کی طرف جلد توجہ نہ دی گئی تو آہستہ آہستہ یہ امراض وبائی شکل اختیار کر سکتی ہیں اور اس سے بے اندازہ جانی نقصان کا اندیشہ ہے۔

حکومت پنجاب کے ذمہ دار افراد کو اس طرف خصوصی توجہ دینی چاہئے اور سیلاب کے بعد اس علاقہ میں جس شدت کے ساتھ ملیریا۔ ہیضہ اور پیچش کی امراض بڑھ رہی ہیں ان کی روک تھام کے لئے حکومت کے ارباب حل و عقد کو کوئی جامع پروگرام وضع کرنا چاہیئے۔

سروے کے لئے جو علاقہ منتخب کیا گیا تھا اسے گیارہ حلقوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے

حلقہ نمبر ۱۔ چنیوٹ سے ہرسہ شیخ تک کی سڑک اور اس کے ساتھ چناب کی طرف کا علاقہ۔ اس علاقہ میں بارہ دیہات کا سروے ۸ خدام نے ۳۲۰ میل کا سفر کر کے کیا۔

حلقہ نمبر ۲۔ چنیوٹ سے جھنگ روڈ پر بھوانہ تک سڑک اور دریائے چناب کے درمیان تمام علاقہ۔ اس علاقہ میں ۲۵ دیہات کا سروے کیا گیا۔ ۲۲ خدام نے ۵۵۰ میل کا سفر طے کیا۔

حلقہ نمبر ۳۔ چنیوٹ سے چک جھمرہ روڈ اور چنیوٹ ہرسہ شیخ روڈ کا درمیانی علاقہ نہر جھنگ برانچ تک۔ اس علاقہ میں ۷ دیہات کا سروے مکمل کیا گیا۔ ۱۰ خدام نے ۱۴۰ میل کا سفر کیا۔

حلقہ نمبر ۴۔ چنیوٹ چک جھمرہ روڈ اور چنیوٹ لائل پور روڈ کا درمیانی علاقہ نہر جھنگ برانچ تک اس علاقہ میں ۱۲ دیہات کا سروے اور ۱۵۵ میل کا سفر ۸ خدام نے کیا۔

حلقہ نمبر ۵۔ چنیوٹ بھوانہ روڈ اور چنیوٹ لالیاں روڈ کے جنوب کی طرف ۵-۵ میل تک اس علاقہ میں متاثرہ ۸ دیہات کا جائزہ لینے کے لئے ۲ خدام نے ۸۸ کا سفر کیا۔

حلقہ نمبر ۶۔ دریائے چناب کے [illegible] کی غربی جانب جھنگ سڑک کے ساتھ ساتھ لنگر مخدوم تک دریائے چناب کی طرف کا علاقہ اس علاقہ میں ۱۹ دیہات میں ۸ خدام نے سیلاب سے متاثرہ علاقہ کا جائزہ لینے کے لئے ۲۸۸ میل کا سفر کیا۔

حلقہ نمبر ۷۔ ساہیوال روڈ اور ربوہ سے جانب جنوب و جنوب مغرب دریائے چناب کے ساتھ ساتھ کا علاقہ اس علاقہ میں ۱۴ دیہات کا سروے کرنے کے لئے ۲۰ خدام نے ۴۰۰ میل کا سفر کیا۔

حلقہ نمبر ۸۔ ربوہ سرگودھا ریلوے لائن اور ربوہ ساہیوال روڈ کا درمیانی علاقہ بھرانہ تک اس علاقہ میں ۱۴ دیہات کا ۱۴ خدام نے ۳۰۴ میل سفر کر کے سروے کیا۔

حلقہ نمبر ۹۔ احمد نگر سے جرنیلی سڑک اور وہاں سے لنگر مخدوم اور لالیاں سے کالا بندوال تک کا درمیانی علاقہ۔ اس میں سیلاب سے متاثرہ ۱۱ دیہات کے نقصانات کا جائزہ لیا گیا۔

حلقہ نمبر ۱۰۔ لالیاں سے [illegible] لالیاں پل نمبر ۱ تک شمالی جانب کا علاقہ اس علاقہ میں ۱۲ دیہات کا جائزہ لیا گیا۔ ۳ خدام نے ۸۹ میل کا سفر کیا۔

حلقہ نمبر ۱۱۔ لالیاں سے پل نمبر ۱ لالیاں سے نشتر آباد تک سڑک اور ریلوے لائن کا درمیانی علاقہ اس علاقہ میں ۴ دیہات کا دورہ مکمل کیا گیا۔ ۴ خدام نے ۶۶ میل کا سفر طے کیا

یہ سب وفود ۱۲ اکتوبر کی شام تک اپنا دورہ بخیر و خوبی مکمل کر کے واپس ربوہ پہنچ گئے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے (کینٹب) سابق پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ (۱۲-ای، گلبرگ نمبر ۲۔ لاہور ۱۱) کے فرزند عزیز شاہد احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا نکاح عزیزہ آصفہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ بنت محترم عطاء الرحمن غنی صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کے ہمراہ بعوض پندرہ ہزار روپیہ حق مہر بتاریخ ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۳ء بروز جمعۃ المبارک بمقام گلبرگ ۲ لاہور پڑھا۔

عزیز شاہد احمد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت مخلص اور قدیمی صحابی حضرت ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب آف امرتسر کے پوتے ہیں اسی طرح عزیزہ آصفہ بیگم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی حضرت ڈاکٹر اقبال علی غنی صاحب کی پوتی اور حضور کے ایک اور مخلص صحابی حضرت ڈپٹی محمد شریف صاحب ربوہ کی نواسی ہیں

بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دین و دنیا، ظاہر و باطن اور حال و مستقبل کے لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت اور دینی و دنیوی سعادت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ اللھم آمین